سوال

(224) بینکوں کے حصص خریدنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بینکوں کے حصص خریدنے اور پھر ایک مدت کے بعد ان کے فروخت کردینے کے بارے میں کیا حکم ہے جب کہ اس طرح ایک ہزار کے تین ہزار بن جاتے ہیں، کیا اسے سود قرار دیا جائے گا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بینکوں کے حصص کی خریدوفروخت جائز نہیں کیونکہ یہ نقدی کے ساتھ بیع ہے اوراس میں تساوی اور قبضہ میں لینے کی شرط مفقود ہے اوپھر بینک سودی ادارے ہیں ان کے ساتھ تعاون اوران کے ساتھ بیع وشراء (خریدوفروخت) کا معاملہ جائز نہیں ہے۔

ارشادباری تعالی ہے:

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۚ (المائدۃ۵/۲)

''نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرواور گناہ اور ظلم کے کاموں میں مدد نہ کیا کرو۔''

اورحدیث سے ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سود کھانے، کھلانے اوراس کے لکھنے والے اوراس کے دونوں گواہوں پر لعنت کی اور فرمایا کہ وہ سب (گناہ میں) برابر ہیں'' (صحیح مسلم)

آپ صرف اپنے اصل زرہی کو لے سکتے ہیں۔ آپ کے لئے اور آپ کے علاوہ دیگر مسلمانوں کے لئے میری وصیت یہ ہے کہ تمام سودی معاملات سے اجتناب کریں اورجوکچھ قبل ازیں ہوچکا اس سے اللہ کی بارگاہ میں توبہ کریں کیونکہ سودی معاملات

اللہ سبحانہ وتعالی اوراس کے رسول ﷺ کے خلاف جنگ ہیں اوراللہ تعالی کے غضب وعقاب کا باعث ہیں، ارشادباری تعالی ہے:

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا ۗ وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا ۚ فَمَن جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّهِ فَانتَهَىٰ فَلَهُ مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ ۖ وَمَنْ عَادَ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢٧٥﴾ يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ (البقرۃ۲/۲۷۵۔۲۷۶)

''جولوگ سود کھاتے ہیں وہ (قبروں سے) اس طرح (حواس باختہ) اٹھیں گے جیسے کسی کو جن (شیطان) نے لپٹ کر دیوانہ بنا دیا ہو، یہ اس لئے کہ وہ کہتے ہیں کہ سودا بیچنا بھی تو (نفع کے لحاظ سے) ویسا ہی ہے جیسے سود (لینا) ہے حالانکہ سودے (تجارت) کو اللہ نے حلال قرار دیا ہے اور سود کو حرام ،جس شخص کے پاس اللہ کی نصیحت پہنچی اور وہ (سود لینے سے) باز آگیا توجو پہلے ہو چکا وہ اس کا،اور (قیامت کے دن) اس کا معاملہ اللہ کے سپرد۔ اور جو پھر لینے لگا تو ایسے لوگ دوزخی ہیں وہ ہمیشہ دوزخ میں (جلتے) رہیں گے ۔ اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات (خیرات) کو بڑھاتا ہے اور اللہ کسی نہ شکرے گناہ گار سے محبت نہیں رکھتا۔''

اور فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ٢٧٨ فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِن تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ (البقرة٢/٢٧٨۔٢٧٩)

''مومنو!اللہ سے ڈرو اور اگر ایمان رکھتے ہو تو جتنا سود باقی رہ گیا ہے ۔ اسے چھوڑ دو اور اگر ایسا نہیں کرو گے تو اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے تیار ہو جاو اور اگر توبہ کرلوگے (اور سود چھوڑ دو گے) تو تم کو اپنی اصل رقم لینے کا حق ہے نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے (یعنی) جس میں نہ اوروں کا نقصان ہو اور نہ ہی تمہارا نقصان۔''

[مقالات وفتاویٰ ابن باز](#)

صفحہ318

محدث فتویٰ